آج کل دنیا کے بعض ممالک میں مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی احمدیوں کو براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کی لگتا ہے کہ ایک مہم شروع ہے

جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لیے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے دَر کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں

مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پہ کمر بستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اب خلافتِ احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ یہ مخالفتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے

پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت کی مخالفت اور پاکستان اور انڈونیشیا کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ

کیا انجمن کو خلافت سے بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے؟
یا یہ سعادت ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں

(پیغامیوں یا غیر مبائعین کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے کی دعوت)

Nile سیٹ پر ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو بند کرنے کے لئے معاندین احمدیت کی حاسدانہ کارروائیوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دن کے اندر اس سے بہت بہتر سیٹلائٹ پر نشریات کا انتظام ہو جانے کا ایمان افروز تذکرہ

عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی۔ دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہیے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 8 فروری 2008ء بمطابق 8 تبلیغ 1387 ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب خواص اوراثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خداتو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے‘‘۔

یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی گہرائی کوایک حقیقی مومن کوسمجھنا چاہئے اور سمجھتا ہے۔ دعاؤں کے بغیر اوراللہ تعالیٰ کے آگے جھکے بغیر تو ایمان لانے کا دعویٰ ہی بے معنی ہے۔ یہ جوحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:’’ ہمارا خداتو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔‘‘ یہ ہی آج ہراحمدی کا خاصہ ہےاور ہونا چاہئے ۔نہ صرف ابتلاؤں میں بلکہ سہولت اور آسائش اورامن کے دنوں میں بھی اپنے رب کے آگے جھکنے والے اوراس کوسب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کا حقیقی خوف دل میں رکھنے والے ہی حقیقی مومن ہیں اور جب ابتلاؤں کے دورآتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کرمومن اُس پر ایمان مضبوط کرتے ہیں اورایمان مضبوط کرتے ہوئے نہ صرف ایمان مضبوط کرتے ہیں بلکہ چھلانگیں مارتے ہوئے ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں وہ پہلے سے بڑھ کرتیز ہوجاتے ہیں۔ عارضی ابتلاءاور روکیں ان کے قدم ڈگمگانے والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان ابتلاؤں اورروکوں کی وجہ سے وہ اورزیادہ عبادت میں بڑھتے ہیں۔پس یہ انقلاب ہے جوایک احمدی میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کیا ہےاور جب تک ہم مستقل مزاجی کے ساتھ اس حالت پرقائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کوجذب کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔’’ دعااوراس کی قبولیت کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اورایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جوکمر توڑ دیتے ہیں۔مگر مستقل مزاج،سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہےاور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جاوے گی۔اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی، ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔‘‘

جیسا کہ میں نے کہا اور حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ایک احمدی کا خاصہ ہےاور ہونا چاہئے جس میں عارضی روکیں اور ابتلاء مزید نکھار پیدا کرتے ہیں۔تو اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آجکل دنیا کے بعض ممالک میں احمدیوں کوتنگ کرنے کی،لگتا ہے ایک مہم شروع ہے۔جس میں براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ یہ حسد کی آگ ہے جس نے ان لوگوں، گروپوں یا حکومتوں کوایسے قدم اٹھانے پرلگایا ہوا ہےاور یہ حسد کی آگ بھی مسیح موعود کے زمانے میں زیادہ بڑھکنی تھی۔اپنوں کی طرف سے بھی، غیروں کی طرف سے بھی۔مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی۔غیر مسلموں کی طرف سے اس لئے کہ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی ترقی دیکھ کروہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کا غلبہ دنیا پرہو اور بعض مسلمان لیڈروں اورملّاؤں کی طرف سے اس لئے کہ ان کی بادشاہتیں اوران کے منبر کہیں ان سے

چھن نہ جائیں اور اس کو بچانے کے لئے انہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی جھکنا پڑا تو انہوں نے اسے عار نہیں سمجھا۔ پھر جو مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور رحم کرے کہ یہ لوگ خود ایسی حرکتیں کر کے، اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والے بن رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ احمدیت کی مخالفت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اگر لڑنے کی کوشش کریں گے تو خود فنا ہو جائیں گے۔ پس ہمدردی کے جذبے کے تحت کہ یہ کلمہ گو ہیں، چاہے ظاہری طور پر ہی سہی، ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ کے ساتھ جو یہ اعلان کیا۔ وہاں یہ بھی اعلان فرمایا کہ وَھُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡم۔ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا ہے کہ اسے بھیجنے والا میں ہوں جو عزیز اور حکیم ہے۔ اللہ غالب ہے، عزیز ہے، کوئی نہیں جو اس عزیز خدا کے کام کو روک سکے۔ اور وہ حکیم ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی تعلیم کی حکمت کے موتی اس مسیح و مہدی سے منسلک ہو کر ہی اب حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پس جہاں ہم نے یہ پیغام دنیا کو دینا ہے، حاسدوں کے حسد اور ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔

ایک تو جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اور پھر دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔ کیونکہ مومن کی یہی شان بتائی گئی ہے کہ یہ ایک جسم کی طرح ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پس ہمارے کسی بھی احمدی بھائی کی تکلیف ہماری تکلیف ہے، بلکہ احمدی کا دل تو اتنا حساس ہے اور ہونا چاہئے کہ کسی بھی انسان کی تکلیف پر وہ تکلیف محسوس کرے۔ پس جب ہم ایک درد کے ساتھ ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے اور ان کے جلد ختم ہونے کے لئے دعا کریں گے تو یقیناً وہ مستجاب الدعا (مجیب الدعوات) خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمارے بھائیوں کی تنگیوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ مخالفین سمجھتے ہیں کہ یہ روکیں، یہ تکلیفیں جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے جو مخالفتوں کی آندھیاں چل رہی ہیں، وہ کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ کون احمدی نہیں جانتا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت نے ہی ہمیں بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے مواقع پہلے سے زیادہ رفتار کے ساتھ مہیا فرمائے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی نہ کبھی پرواہ رہی ہے اور نہ ہے کہ یہ مخالفتیں جماعت کی ترقی میں کبھی سدِ راہ بن سکتی ہیں۔

آج کل پھر پاکستان میں لگتا ہے احمدیوں کے خلاف اس باسی کڑی میں اُبال آیا ہوا ہے۔ ویسے تو ہلکی ہلکی مخالفتیں ادھر سے ادھر چلتی رہی ہیں لیکن اب کچھ تھوڑی تیزی پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے۔ جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں پر جھوٹے مقدمے بنائے جاتے ہیں، گزشتہ دنوں ایک 13 سال کے بچے پر پولیس نے مقدمہ درج کر دیا کہ مولوی کہتے ہیں کہ اس لڑکے نے فلاں مولوی کو مارا ہے۔ جبکہ وہ مار کھانے والے کے رشتہ دار اس سے انکاری ہیں۔ صرف مقدمہ بنانا ہے اور شرارت ہے، اور مارا بھی اس طرح ہے کہ مار مار کر اس کا برا حال کر دیا کہ اسے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ یعنی ایک ہٹا کٹا جوان آدمی، اس کو 13 سال کا ایک بچہ اس طرح مار رہا ہے کہ وہ مار کھاتا چلا گیا اور آگے سے کوئی ردعمل نہیں ہوا۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ نئی نسل میں اس قدر خوف پیدا کر دو کہ یہ بچے اگر احمدی رہیں بھی تو فعال احمدی نہ رہیں۔ ان کے خیال میں ہمارے جلسے بند کر کے، ہمارے تربیتی پروگرام بند کر کے، جو ربوہ میں ہوا کرتے تھے، انہوں نے ہمیں معذور کر دیا ہے اور نئی نسل احمدیت سے شاید اس طرح پیچھے ہٹ رہی ہے، اگر مزید تھوڑا سا تنگ کیا جائے اور ان پر سختیاں کی جائیں تو یہ مزید دور ہٹ جائیں گے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جلائے ہوئے چراغ ان کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتے۔

مجھے پاکستان سے نوجوانوں کے اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے جتنے خطوط آتے ہیں وہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ نوجوان اپنے اس عہد کو پورا کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کی خاطر اپنے مال، جان، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ قربانی کر رہے ہیں اور ہر وقت کرتے چلے جائیں گے اور دشمن کبھی ہمارے قدموں میں لغزش پیدا نہیں کر سکتا۔ پس جن کا خلافت سے پختہ تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق آنحضرت ﷺ سے تعلق کی وجہ سے ہے اور آنحضرت ﷺ کی ذات خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ پس جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس پہ پختہ ایمان ہو ان کو یہ گیڈر بھبکیاں بھلا خوفزدہ کرسکتی ہیں؟ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ پس اے نوجوانو! اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاؤ کہ یہی ایک احمدی نوجوان کی شان ہے۔ یہی ایک احمدی مرد کی شان ہے، یہی ایک احمدی عورت کی شان ہے اور یہی ایک احمدی بچے کی شان ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں جس جگہ مسلمانوں کی اکثریت ہے ملاؤں کی طرف سے احمدیوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کے نام پر تنگ کر رہے ہیں، نام کے مسلمان ہیں، نہ کسی کو نماز آتی ہے، نہ کلمہ، نہ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں، صرف یہ ہے کہ احمدی مسلمان نہیں یہ کافر ہیں۔ ہمارے مبلغین اور معلمین کو دھمکیاں دی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدی کا کام ہے کہ ہم اپنے وہ کام کئے جائیں جو ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے لگائے ہیں اور ان سختیوں اور ابتلاؤں کا مقابلہ اللہ کے آگے جھکتے ہوئے دعاؤں سے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور یہ مخالفتیں اس لئے بھی زیادہ ہو رہی ہیں اور مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پر کمربستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اب خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم جن کو اپنے زعم میں ختم کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے یہ تو اپنی خلافت کا بھی 100 سالہ جشن تشکر منا رہے ہیں۔ پس یہ مخالفتیں تو خود ہمیں یہ ثبوت دے رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے انڈونیشیا میں بھی مخالفت زوروں پر ہے۔ احمدی گھروں کو لوٹا گیا، توڑا پھوڑا گیا، جلایا گیا، مسجدوں کو جلایا گیا، توڑا گیا۔ حکومت بھی شروع میں مُلّاں کے خوف کی وجہ سے ان کا ساتھ دے رہی تھی، یا بعض صوبوں میں جہاں اور جن علاقوں میں یہ فساد زیادہ ہو رہا تھا شاید حکومتیں بھی مُلّاں پسند ہوں۔ بہر حال اتنے عرصے سے جماعت کے خلاف ان مظالم کو دیکھتے ہوئے اور ہمارے مختلف طریقوں سے حکومت کو توجہ دلانے کی وجہ سے مرکزی حکومت نے اس مسئلے کے حل کا فیصلہ کیا اور ایک معاہدہ لکھا گیا جس کی خبر اخبار نے لگائی، بعض الفاظ لے لئے اور بعض چھوڑ دیئے، تفصیل شائع نہیں کی گئی جس سے معاہدہ پوری طرح واضح نہیں ہوتا تھا۔ اس بات کا میں گزشتہ کسی خطبہ میں ذکر بھی کر چکا ہوں، بہر حال یہ خبر اخبار کے حوالے سے انٹرنیٹ پر بھی آئی۔ شاید میرے گزشتہ خطبہ کے حوالے اور انٹرنیٹ کی خبر کو دیکھ کر بعض احمدیوں نے جن کو صحیح حالات کا علم نہیں اپنی لاعلمی میں اس بات کا اظہار میرے پاس کیا کہ فتنے کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اگر بعض باتیں ماننی بھی پڑیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ساتھ یہ لکھا کہ مجھے صحیح حالات کا علم نہیں ہے یا ہمیں صحیح حالات کا علم نہیں ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور مثال میں مثلاً ایک جگہ یہ لکھا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ میں یہ بات مان لی تھی کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ تو پہلی بات تو یہ کہ مٹایا کس نے تھا؟ آنحضرت ﷺ نے مٹایا تھا۔ حضرت علیؓ نے تو انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ عرض کی تھی کہ میرے آقا میرے سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس پر جیسا کہ میں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جگہ جہاں لفظ لکھا ہوا تھا دیکھ کر رسول اللہ کا لفظ خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا اور یہ فرمایا کیونکہ جن کفار کے ساتھ معاہدہ ہو رہا ہے یہ تو مجھے اللہ کا رسول نہیں مانتے، اس لئے میں اس کو مٹا دیتا ہوں۔ لیکن جو آنحضرت ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے تھے انہوں نے تو یہ حرکت کرنے

کی جرأت نہیں کی اور آنحضرت ﷺ نے بھی ان کے جذبات کو سمجھتے ہوئے حکم نہیں دیا 'کہ نہیں، تم کرو'۔ پس ہمارا کام نہیں کہ ہم مداہنت کا پہلو اختیار کریں اور کوئی ایسا کام کریں جس سے آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کے مقام کی سبکی ہوتی ہو۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود سمجھتے ہیں اور اس سے الگ ہو کر ہم کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اس سے الگ ہو کر ہماری کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہماری خوبصورتی جو ہے وہ اسی بات میں ہے کہ ہم مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں مسیح موعود سمجھتے ہوئے، جس نے ظلمت اور نور میں فرق ظاہر کر دیا۔ ہمارا تو مؤقف اور دعویٰ یہ ہے کہ اس ظلمت کے زمانے میں اس مسیح و مہدی نے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کی حقیقت کو ہم پر کھول دیا ہے اور ہمارے دلوں کو اس کے حقیقی نور سے منور کیا ہے۔ اس مسیح و مہدی نے ہی تو خدا سے ملنے کے اسلوب قرآنی تعلیم کے مطابق ہمیں سکھائے ہیں۔ اس مسیح و مہدی اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق ہی نے تو ہمیں عشق رسول عربی میں ڈوبنے کے نئے نئے طریق سکھائے ہیں۔ کیا ہم اس مسیح و مہدی کو جس کا نام خود آنحضرت ﷺ نے مسیح و مہدی رکھا ہے اور 'ہمارا مہدی' کہہ کر پکارا ہے صرف عارضی تکلیفوں کی وجہ سے یا مولوی یا حکومت کو خوش کرنے کی خاطر مسیح و مہدی کہنا چھوڑ دیں۔ جن نشانیوں کو پورا کرتے ہوئے مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ نشانیاں بھی پوری ہو گئیں اور دعویٰ بھی موجود ہے اور زمانے نے تمام تقاضے بھی پورے کر دیئے تو کیا یہ سب دیکھ کر دوسروں کے خوف کی وجہ سے یہ کہیں کہ گو آنحضرت ﷺ نے اس آنے والے کا نام مسیح و مہدی رکھا تھا لیکن ہم دنیا کو خوش کرنے کے لئے اس کے ماننے والوں میں شامل ہونے کے باوجود اس کا کچھ اور نام رکھ دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں تم جو ہمیں عارضی تکلیفیں پہنچا رہے ہو یہ نہ پہنچاؤ۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سورج اور چاند گرہن کے نشان کو دیکھ کر مسیح و مہدی کی بجائے کسی اور پر اس کو پورا سمجھنے والے بن جائیں یا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کو جھوٹا کرنے والے بن جائیں؟ کیا ہم قرآنی پیشگوئیوں اور ان کا اس زمانے میں پورا ہونے کو جھوٹا قرار دے دیں۔ کیا ہم ایک طرف تو آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے والے ہوں، آپؑ کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ سمجھنے والے ہوں اور دوسری طرف آپؑ کے اس الہام کو غلط سمجھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی ہے کہ اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَھْدِیَ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَہٗ ھُوَ اَنْتَ یعنی یقیناً وہ مسیح موعود اور مہدی موعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔ اور پھر فرمایا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ کیا مصلحت کی خاطر ان باتوں پر عمل کرنے والے بن کر ہم احمدی کہلا سکتے ہیں۔ پس مسیح و مہدی کا انکار تو پھر احمدیت کا انکار ہوگا اور یہ بات کبھی کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ اخبار نے جس طرح حکومت اور احمدیوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس خبر کی اشاعت کی تھی، اس سے پیغامی یا لاہوری یا غیر مبائع جو ہیں ان کو بھی شور مچانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ باسی کڑی کو بھی ابال آیا اور انہوں نے خبر شائع کی کہ احمدیوں نے اپنے نکتہ نظر میں تبدیلی کر لی ہے اور مطلب یہ تھا کہ آخر کو ہماری یعنی پیغامیوں کی فتح ہو گئی ہے اور اب احمدیوں نے بھی نعوذ باللہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں بلکہ مجدد اور مرشد ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے انڈونیشین انتظامیہ کے جنہوں نے بھی اس کمیٹی کو جو حکومتی افسران سے بات کرنے کے لئے گئی تھی ان کے دل میں میں اس بات کا شائبہ تک نہیں تھا کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح، مہدی اور نبی نہیں مانتے اور نہ ہی کبھی کوئی احمدی یہ سوچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشین جماعت اخلاص و وفا میں بہت بڑھی ہوئی جماعت ہے اور صف اول کی جماعتوں میں سے ہے۔ ان کی جان اور مال کی قربانیاں جو وہ احمدیت کی خاطر دے رہے ہیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ ان کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں۔ پس یہ انڈونیشین جماعت پر بھی غلط الزام ہے اور الزام ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے وقتی مفاد کی خاطر کمزوری دکھائی ہے۔ حکومت نے جس بیان پر دستخط لئے تھے اس پر ایسے واضح الفاظ نہیں تھے، اس کی بعض شقیں تھیں جن کو ماننے سے کسی احمدی پر یہ حرف نہیں آتا کہ اس نے اپنے ایمان کے خلاف بات کی ہے۔ پس کسی انڈونیشین احمدی پر یہ الزام نہیں آتا کہ اس

نے اپنے ایمان میں کمزوری دکھائی ہے اور اس بات کا اظہار بھی انہوں نے میرے سامنے کیا ہے۔ پیغام میں بھی خط میں بھی۔ لیکن کیونکہ معین طور پر مسیح و مہدی کے الفاظ وہاں نہیں لکھے گئے تھے اس لئے اخبار کو بھی صحافتی ہوشیاری دکھانے کا موقع مل گیا اور ایسی خبر لگا دی جس کا کسی احمدی کے دل میں شائبہ تک نہیں تھا۔

بہرحال پیغامیوں نے پھر اس خبر کو اچک لیا اور خوب اچھالا۔ لیکن جب میں نے بھی گزشتہ ایک خطبہ میں واضح طور پر بیان کر دیا اور اخبار نے بھی ہمارا واضح موقف شائع کر دیا (بہرحال یہ اس اخبار کی شرافت تھی) پھر بھی ان پیغامیوں کا اصرار اور شور مچانا اور یہاں ہمارے پریس سیکشن میں بھی فون کر کے یہ کہنا کہ ابھی بھی واضح نہیں ہے، سوائے ان کی ڈھٹائی کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ان کی تسلی تو خدا ہی چاہے تو ہو سکتی ہے۔ جو کسی بات پر اڑ جائیں اور ماننے کو تیار نہ ہوں انسان پھر ان کی تسلی کروا سکتا ہے؟ ہم نے تو جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔

بہرحال آج مَیں پھر ایک دفعہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ پیغامیوں یا غیر مبائع لوگوں سے کہوں کہ خدا کا خوف کرو، آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کو دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کرو اور پھر اپنے جائزے لو۔ کیا جو مؤقف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں تمہارا ہے اس سے تمہارے قدم کسی ترقی کی طرف آگے بڑھے ہیں؟ کیا انجمن کو خلافت پر بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے؟ یا کسی درد کے ساتھ یہ جھنڈا گاڑنے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر یہ بات ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپؑ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں۔ بیعت خلافت میں آنے والوں نے تو دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ تم نے کیا کیا ہے؟ کیا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں نبی ماننے والوں کے ساتھ ہیں یا صرف ایک گرو یا مرشد یا مجدد ماننے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس خدا کا خوف کرتے ہوئے اس ڈھٹائی کو ختم کرو اور دیکھو کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ان کی کتابیں شائع بھی کرتے ہو، چھاپتے بھی ہو، پڑھنے کی بھی توفیق ملے اور سمجھنے کی توفیق ملے۔ خود ہی قرآن کھول کر دیکھ لو کہ ان لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کیا کہتا ہے جو کچھ پر تو ایمان لانا چاہتے ہیں اور کچھ کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعے سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں، مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس

کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہیں معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔‘‘

پس کیا اس کے بعد بھی کسی قسم کا ابہام رہ جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو خدا سے حکم پا کر کیا کہتے ہیں۔ واضح اعلان فرمارہے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ میں بصد ادب اور عزت اپنے ان بھٹکے ہوئے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آؤ اس روحانی انقلاب میں شامل ہو جاؤ۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود اور ظلی نبی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ مسیح اور مہدی جس نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور پہنچایا۔ جس کو خدا نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ ان سب مخالفتوں کے باوجود مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج اس وعدے کو صرف وہی لوگ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں جو آپ کو نبی مانتے ہوئے آپؑ کے بعد خلافت سے منسلک ہیں۔ یہ پیغام آج ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ پس آج انہیں کی جیت ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ مسیح و مہدی اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی تائید فرماتے ہوئے پیغام پہنچانے کے معجزات دکھا رہا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو پہنچاؤں گا۔ اس میں ہمارے لئے ایک یہ پیغام بھی ہے کہ راستے کی روکیں بھی آئیں گی، مخالفتوں کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ دائیں بائیں سے آگ کے شعلے بھی بلند ہوں گے، حکومتیں بھی روکیں ڈالنے کی کوشش کریں گی لیکن میں جو عزیز، غالب اور تمام قدرتوں کا مالک خدا ہوں، تمہیں تسلی دیتا ہوں کہ اے مسیح و مہدی! تجھے بھی تسلی دیتا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو بھی تسلی دیتا ہوں کہ تو مجھ سے ہے اور میرے پیغام کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری تائیدات ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایک جگہ اس تسلی کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ کو الہاماً اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَاتَخَفْ اِنَّنِیْ مَعَکَ وَمَاشٍ مَعَ مَشْیِکَ۔اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُ الْخَلْق۔وَجَدْتُکَ مَاوَجَدْتُکَ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَاِھَانَتَکَ وَاِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔اَنْتَ مِنِّی وَ سِرُّکَ سِرِّی وَاَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ خوف نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں، تو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے تجھے پایا ہے جو میں نے تجھے پایا ہے۔ جو تیری اہانت چاہے گا میں اسے ذلیل و رسوا کردوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا میں مددگار ہوں گا۔ تُو میرا ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تُو میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں صاحب وجاہت ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کر لیا۔

پس جس کو خدا نے ہر خوف سے تسلی دلائی۔ اپنی تائیدات کی یقین دہانی کروائی ہے۔ ان کی بھی مدد کرنے کا اعلان فرمایا جو مدد کریں گے اور اہانت کرنے والوں اور روکیں ڈالنے والوں کو ذلیل و رسوا کرنے کا اعلان فرمایا۔ جس کو خدا نے اپنے خاص برگزیدوں میں شمار کر لیا اس کے ماننے والوں کے لئے بھی کوئی خوف کا مقام نہیں۔ عارضی تکلیفوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُحد کی جنگ میں باوجود مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے کے اور جانی اور مالی نقصان ہونے کے دشمن فتح یاب نہیں کہلا سکا تھا۔ آخر کو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل کا نعرہ ہی غالب آیا تھا۔ پس آج بھی جب اس اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل نے تائید و نصرت کا اعلان اپنے محبوب کے عاشق کے لئے کیا ہے تو پھر ہم جو اس پر ایمان لانے والے ہیں انہیں ان عارضی روکوں اور تکلیفوں پر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

گزشتہ دنوں عربوں کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جن میں احمدی بھی ہیں اور ہمارے ہمدرد اور اسلام کا درد رکھنے والے

عرب بھی ہیں۔ پریشانی اس طرح ہوئی کہ بعض بڑی بڑی عرب حکومتوں نے مولویوں اور عیسائیوں کے خوف اور احمدیت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے، اور ایک وجہ اس کی حسد کی آگ بھی ہے اس میں جلتے ہوئے، ہمارے ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات جو Nile سیٹ پر، یہ سیٹلائٹ جو بعض عرب حکومتوں کی ملکیت ہے، اس پر آتی تھیں، بند کروا دیا۔ اور کیونکہ سب اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر بغیر نوٹس کے یہ چینل بند کر دیا گیا تھا اپنے اور عربوں میں سے غیر از جماعت جتنے تھے ان کے مجھے بھی اور انتظامیہ کو بھی پیغام اور خطوط آئے کہ یہ کیا ظلم ہوا ہے کہ ایک دم بغیر اطلاع کے آپ لوگوں نے چینل بند کر دیا ہے۔ انہیں تو ہم نے یہی کہا تھا کہ صبر کریں انشاء اللہ تعالیٰ جلد شروع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج میرے اس خطبے سے انہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ وجہ کیا ہوئی تھی۔ ان مداہنت پسند حکومتوں نے لوگوں سے ڈر کر اور کچھ نے حسد کی وجہ سے اس چینل کو بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ عرب ملکوں میں بعض عیسائی پادریوں کی طرف سے بھی مخالفت ہو رہی تھی جس کا ایم ٹی اے پہ جواب جا رہا تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے بھی زور دیا کہ اس کو بند کیا جائے عیسائیوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ تو بہر حال ان کا معاملہ تو اب خدا کے ساتھ ہے جنہوں نے خدا کے نام پر خدا والوں سے دشمنی کی ہے، اس زعم میں کہ ہم سب طاقتوں والے ہیں لیکن وہ عزیز اور سب قدرتوں کا مالک خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ مَكَرُوْا وَمَكَرَاللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُالْمَاكِرِيْنَ یعنی انہوں نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پہلے بھی مسیح اول کے خلاف بھی تدبیریں کی گئی تھیں جس پہ یہ اعلان کیا اور اب بھی مسیح محمدی کے خلاف بھی تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تسلی دلاتا ہے۔

پس یہ جو روکیں ہمارے آگے ڈالنے والے ہیں، اس کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ کا مسیح ہے اور وہ ایسے ذریعہ سے پیغام پہنچاتا ہے کہ ایک انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا دیا؟ کہ چند گھنٹے کے لئے یا ایک دن کے لئے شاید بند ہوا ہوگا اس کے بعد ہم نے متبادل عارضی انتظام کر لیا لیکن اس کوشش کے جواب میں جو انہوں نے اس کو بند کرنے کی کی تھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یورپ کی ایک سیٹلائٹ سے رابطہ کروا دیا جو پہلے بھی ہم کر رہے تھے اور بہت کوششیں کی تھیں، ان کوششوں کے باوجود وہاں کوئی جگہ نہیں تھی اور یہ نہیں مل رہا تھا۔ لیکن اس روک کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے ملنے کا انتظام کروا دیا۔ پہلا سیٹلائٹ جو انہوں نے بند کیا اس کی کوریج تھوڑے علاقے میں تھی، عرب کے چند ملکوں میں۔ اس سیٹلائٹ کی کوریج اس سے بہت زیادہ ہے۔ مراکو وغیرہ اور ساتھ کے ملکوں وغیرہ سے بھی پیغام آتے تھے کہ ہم ایم ٹی اے العربیہ نہیں دیکھ سکتے اور یہاں بھی ہمیں ضرورت ہے اس کا انتظام کریں تو اب انشاء اللہ تعالیٰ اس نئے سیٹلائٹ کے ملنے سے یہ کمی بھی پوری ہوگئی۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں وہ سچے وعدوں والا ہے۔ عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ ان روکوں کو دیکھ کر جیسا کہ میں نے بتایا مومن مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں، اپنی نمازیں سنواریں، فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ۔

پس یہ بنیادی نکتہ ہے ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آجکل خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر جب احمدی پروگرام بنا رہے ہیں، حاسد پہلے سے بڑھ کر نقصان پہنچانے اور وار کرنے کی کوشش کریں گے اور کر رہے ہیں۔ اس حسد میں نقصان پہنچائیں گے کہ ہم سے تو خلافت چھن گئی اور یہ لوگ خلافت کے مزے لے رہے ہیں۔ یہ لوگ وحدانیت پر قائم ہیں۔ مخالفین یعنی دوسرے مسلمان تو کھلم کھلا اب یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم خلافت کے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور

اس موضوع پر ان کے رسائل اور اخبارات بھرے پڑے ہیں، آئے دن کوئی نہ کوئی تقریر مضمون آتا رہتا ہے۔ نمونۃً ایک اقتباس میں لایا تھا آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔

مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی بیان کرتے ہیں کہ ''نظام خلافت اسلامیہ علی منہاج النبوت سے بڑھ کر کوئی نظام نہیں یہ عظیم الشان مقصد اہل حق کے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہوئے بغیر کیونکر ممکن ہے۔ اور اس وقت امت مسلمہ جس حال سے دوچار ہے، اس میں ہر طرح امت مسلمہ کو محروم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تو ایسے حالات میں وہی ہونا چاہئے جس کے لئے امت مسلمہ نے عظیم قربانی دے کر پاکستان حاصل کیا اور یہ قربانی امت مسلمہ کی اس لئے تھی کہ ہمیں آزاد ملک ملے گا جس میں ہم نظام اسلام قائم کریں گے جو کہ فراڈ اور دھوکہ کی تعبیر میں ظاہر ہوا''۔ ملک تو اس لئے قائم ہوا تھا کہ اسلامی نظام قائم کریں گے لیکن سوائے یہاں پر فراڈ دھوکے کچھ نہیں۔ خود تسلیم کر رہے ہیں۔

پھر آگے کہتے ہیں کہ ''امت مسلمہ کی بقا اور خیر کا راز اتفاق، اتحاد اور نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت میں ہے''۔

یہ ان کا بیان ہے۔ ایک جگہ دوسرے بیان میں یہ بھی تھا کہ امام مہدی آئے گا تو اس کے بعد خلافت قائم ہوگی۔ کاش یہ لوگ اپنی ضد چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ جس امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں وہ تو آ گیا ہے اور اس کے ذریعہ سے اب نظام خلافت قائم بھی ہو چکا ہے۔ اب کوئی نیا نظام خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہیں ہوسکتا جتنی چاہیں یہ کوششیں کریں۔ پس آج احمدی جہاں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچاتے ہوئے ہمیں ثابت قدم رکھے۔ ہمیں اس مسیح و مہدی کی جماعت سے وابستہ رکھے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا وہاں ان حق سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔